



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کی کیا دلیل ہے؟) (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"أُزِلَّتْ عَلَيَّ آيَةُ سُورَةِ"

میرے اوپر بھی ایک سورت (دوبارہ) نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطٰیْنَاكَ الْکُوْثُرَ ۱ فَضَّلْنَا لَبَّکَ وَانْفَحَ ۲ اِنَّ شَانِئَکَ بِوَالِیْنَا بِنْتِ ۳ ... سورۃ الکوثر

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حجہ من قال بالمسئلۃ آیۃ من اول کل سورۃ سوی براءۃ ص 400)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے۔ ایک دفعہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ جہراً پڑھی مگر سورت سے پہلے (جہراً پڑھی تو (مہاجرین اور انصار نے اعتراض کیا، آپ نے اس کے بعد والی نمازیں سورت سے پہلے بسم اللہ (جہراً) پڑھی۔ دیکھئے کتاب الام للام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ج 1 ص 108)

(اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ (المستدرک ج 1 ص 233)

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس حدیث پر جرح کرنا صحیح نہیں ہے۔

(یاد رہے کہ کسی صحیح یا حسن روایت میں اس بات کی صراحت نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد والی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔ (شہادت ستمبر، 2000ء)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 344

محدث فتویٰ